



سوال

(291) شریعت محمد میں غائبانہ نماز جنازہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت محمد میں غائبانہ نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟ چونکہ ابھی ماہ فروری 1990ء میں جھولامیدان میں ایک دینی جلسہ منعقد ہوا تھا جس میں ابو ظہبی کے ایک مولانا عبدالباری فتح اللہ تشریف لائے تھے اور انہوں نے نماز جنازہ غائبانہ پڑھنے کو ناجائز قرار دیا ہے اور چیلنج کے ساتھ دعویٰ کیا کہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا ہے، جو حدیث ملتی ہے انتہائی درجہ کی ضعیف حدیث ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جنازہ غائبانہ پڑھنے کو مطلقاً ناجائز کہنا اور دعویٰ کرنا کہ جنازہ غائبانہ کے ثبوت میں جو حدیث بیان کی جاتی ہے وہ انتہائی درجہ کی ضعیف حدیث ہے۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ اہل حدیث کے نزدیک جنازہ غائبانہ پڑھنا جائز اور درست ہے کیونکہ یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اور یہی امام شافعی اور احمد کا مذہب ہے۔ لیکن بعض جگہ اہل حدیثوں میں جنازہ غائبانہ پڑھنے کا آج کل جو رواج ہو گیا ہے اور اس کی رسم پڑگئی ہے یہاں تک کہ کوئی جمعہ جنازہ غائبانہ سے خالی نہیں جاتا۔ یہ ہمارے نزدیک افراط اور غلو ہے اور اس کا دستور بنایا طریق نبوی و عمل صحابہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط کام ہے۔

حنفیہ اور مالکیہ جنازہ غائبانہ کے قائل نہیں ہیں۔ اور اس بارے میں وارد شدہ متفق علیہ حدیث کی طرح کی تاویلیں کرتے ہیں۔ ان کے رد کے لیے ”عون المعبود شرح سنن ابی داؤد“، ”مرعاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ“، ”المغنی لابن قدامہ“، ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارے نزدیک اعتدال کی راہ یہ ہے کہ علم و فضل، جو دو کرم، ہمدین و تقویٰ وغیرہ میں کسی ممتاز شخص کی وفات کی یقینی خبر مل جائے تو اس کا جنازہ غائبانہ پڑھ لیا جائے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ میں صحابہ کے ساتھ ”اصمہ نجاشی“، شاہ جہنہ کا جنازہ غائبانہ پڑھا تھا۔ یہ واقعہ تمام کتب حدیث و کتب سیر و تراجم میں بسند صحیح مروی ہے۔ عہد نبوی میں جنازہ غائبانہ پڑھنے کا دوسرا واقعہ حضرت معاویہ بن معاویہ کا ہے جو بعض کتب حدیث و کتب سیر و تراجم میں مذکور ہے لیکن اس کے سب طرق روایت ضعیف ہیں۔ ان دو واقعوں کے علاوہ کوئی تیسرا واقعہ جنازہ غائبانہ پڑھنے کا مستقول نہیں ہے، حالانکہ مدینہ منورہ کے علاوہ مختلف مقامات میں مسلمان موجود تھے اور ان کا انتقال بھی ہوتا انتقال بھی ہوتا رہا، یہ صورت حال اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ عہد نبوی و عہد صحابہ میں جنازہ غائبانہ پڑھنے کا دستور اور عام رواج نہیں تھا۔ اس لیے ہمارے نزدیک اصمہ نجاشی اور معاویہ بن معاویہ مرثیہ کے واقعوں کی بنا پر کبھی بجز جنازہ غائبانہ پڑھ لیا جائے تو یہ شرعاً جائز کام ہوگا اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ اس کو بدعت اور ناجائز نہیں کہا جائے گا۔ جو ایسا کہتا ہے اور افراط اور غلو کا مرتکب ہے۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1 - کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 452

محدث فتویٰ